الفقه معرفة والمعرفة اصل والاصل معظم عن الفہم

القول الجازم

محمد شہزاد کیرانوی دین کی باتیں 8755602256

فی

بیان المحارم

مجتہد العصر بحر العلوم حضرت مولانا سعید احمد صاحب لکھنوی رح
مفتی اعظم ہند و سابق شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد
ضلع مظفر نگر کی تصانیف کی اشاعت کے سلسلہ کی یہ کتاب
نمبر ۲ ہے

ناشر
مکتبہ نشر القرآن دیوبند ضلع سہارنپور

حق طبع محفوظ ہے۔
قیمت ۳۲ نئے پیسے۔

(کوہ نور پریس دہلی)

تعارف

حضرت مصنف رحمہ افقہ العالم مفسر اعظم حضرت مولانا فتح محمد صاحب تائب لکھنوی قدس سرہٗ (مصنف خلاصۃ التفاسیر) کے صاحبزادے تھے آپ نے پہلے تمام علوم اپنے والد ماجد سے پڑھے پھر مزید تحقیق علوم کے لئے رامپور، مرادآباد، دہلی، ٹونک، بھوپال، دیوبند تشریف لے گئے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا محمود حسن صاحب قدس سرہٗ کے آپ مخصوص تلامذہ میں سے تھے۔

حضرت مصنف رحمہ تمام علوم عقلیہ ونقلیہ کے ماہر تھے آپ کو چاروں فقہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں پورا ملکہ تھا۔ آپ کی محققانہ تعلیم وحسن تفہیم وخوبی فتاویٰ مشہور ومسلم تھی، آپ اس صدی کے صف اول کے فقہا میں سے تھے۔

آپ کو اللہ نے فقہ میں وہ مقام عطا فرمایا تھا کہ بڑے بڑے دقیق مسائل میں نہ صرف ہندوستان بلکہ پاکستان وافغانستان، ملایا وعرب کے علماء کرام رجوع فرماتے تھے جس کے جوابات آپ بکمال بسط وتحقیق تحریر فرمایا کرتے تھے۔

آپ ہندوستان کی مختلف درسگاہوں میں رونق افزائے مسند تدریس رہے، بالآخر ۷۹ھ میں بمقام جلال آباد داعی اجل کو لبیک کہا اور یہ گنجینہ علوم مٹی میں چھپا دیا گیا ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے ۔ بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ناظم

مکتبہ نشر القرآن دیوبند

محمد شهزاد كيرانوى دين كى باتيں 8755602256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

حرمتِ نکاح کی دو قسمیں ہیں

ایک حرمت ابدی

جو ہمیشہ باقی رہے کبھی کسی وقت اور کسی حالت میں اوٹھ نہ سکے۔

حرمت ابدی کے تین سبب ہیں

قرابت نسبی — قرابت سببی — رضاعت

قرابت نسبی: اسکی چار قسمیں ہیں۔

اصول — فروع — فروع والدین — اولاد صلبیہ اجداد جداتٗ

قرابت سببی: یعنی سسرالی رشتے

اسکی چند قسمیں ہیں

اصول شوہر — فروع شوہر — اصول زوجہ — اصول و فروع ایسے مرد و زن

کے ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں
جنہوں نے ایک دوسرے سے صحبت کی ہو
یا کسی ایک نے دوسرے کو بالشہوۃ چھوا ہو یا مرد
نے عورت کی فرج داخل کو یا عورت نے
مرد کے عضو تناسل کو بالشہوۃ دیکھا ہو

دوسرے حرمت عارضی

جو کسی وقت یا کسی حالت
میں اوٹھ سکے حرمت
عارضی کی بارہ صورتیں ہیں

محارم زن — مطلقہ ثلثہ — ملاعنہ — منکوحہ غیر — معتدہ غیر — مرد کافر — عورت مشرکہ — عورت مرتدہ

اجتماع علی الرابعہ یا دو فی عدتہا، — امۃ علی الحرۃ او فی عدتہا — اپنا غلام — باندی

[stamp]

تفصیل محرمات

حرمت نکاح کی دو قسمیں ہیں ایک حرمت ابدی (جو ہمیشہ باقی رہے کبھی کسی وقت کسی حالت میں اوٹھ نہ سکے) دوسرے حرمت عارضی (جو کسی وقت یا کسی حالت میں اوٹھ سکے) حرمت ابدی کے تین سبب ہیں اول قرابت نسبی اسکی چار قسمیں ہیں

(۱) اصول یعنی وہ مرد یا عورت جو اس کی پیدایش کا (بلا واسطہ یا بالواسطہ) ذریعہ ہوں، جیسے ماں، باپ۔ دادا۔ دادی۔ نانا۔ نانی جہاں تک اوپر کے درجہ کے ہوں سب کے سب حرام ہیں۔

(۲) فروع یعنی وہ مرد یا عورت جن کی پیدائش کا یہ (بلا واسطہ یا بالواسطہ) ذریعہ ہو۔ جیسے بیٹا بیٹی، پوتا، پوتی۔ نواسا، نواسی جہاں تک نیچے کے درجہ کے ہوں سب کے سب حرام ہیں۔

(۳) فروع والدین یعنی وہ مرد یا عورت جن کی پیدائش کے باپ یا ماں (بلا واسطہ یا بالواسطہ) ذریعہ ہوں جیسے بھائی بہن، بھانجا، بھانجی، بھتیجا، بھتیجی اور انکی اولاد جہانتک نیچے کے درجہ کی ہو سب کے سب حرام ہیں۔

(۴) اولاد صلبیہ اجداد وجدات یعنی دادوں، نانوں، دادیوں، نانیوں کی جہانتک اوپر کے درجہ کے ہوں بذاتہ (بلا واسطہ) پسری یا دختری اولاد، صلبی [۱] چچا پھوپھی [۲]، ماموں [۳] خالہ [۴]، باپ، دادا، نانا، نانی کے چچا [۵]، پھوپھی [۶]، ماموں [۸] خالہ وغیرہ [۹] کہ یہ سب حرام ہیں لیکن اجداد وجدات کی اولاد در اولاد حرام نہیں۔

دوم قرابت سببی یعنی سسرالی رشتے اسکی چند قسمیں ہیں۔

(۱) اصول شوہر جیسے شوہر کا (باپ دادا، نانا) جہاں تک اوپر کے درجہ کے ہوں،

(۲) فروع شوہر جیسے شوہر کا (بیٹا، پوتا، نواسا) جہانتک نیچے کے درجہ کے ہوں،

محمد شہزاد کیرانوی دین کی باتیں 8755602256

(۳) اصولِ زوجہ جیسے بیوی کی ماں اور اس کی دادی اور نانی جہاں تک اوپر کے درجہ کے ہوں۔

(۴) اصول و فروع ایسے مردوں کے ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں جنہوں نے ایک دوسرے سے صحبت کی ہو یا کسی ایک نے دوسرے کو بالشہوۃ چھوا یا مرد نے عورت کی اندام نہانی (فرج داخل) کو یا عورت نے مرد کے عضو تناسل (ذکر) کو بالشہوۃ دیکھا ہو۔

سوم رضاعت (یعنی دودھ کا تعلق) اس میں اصل کلی یہ ہے کہ چونکہ مرضعہ (یعنی دایہ) رضیع (یعنی شیر خوار) کی رضاعی ماں ہو جاتی ہے اور مرضعہ کا وہ شوہر جسکی صحبت سے دودھ اترا ہوا وہ اس شیر خوار نے پیا ہے، وہ شیر خوار کا رضاعی باپ ہو جاتا ہے اور یہ دونوں رضاعی ماں باپ حلت و حرمت نکاح میں مثل نسبی ماں باپ کے ہو جاتے ہیں اس لئے جتنے[۱] رشتے نسبی ماں کے اوس کے نسبی بیٹے پر نسب یا مصاہرۃ کے رو سے حرام ہیں وہ سب دایہ کے شیر خوار پر حرام ہوتے ہیں۔ جتنے[۲] رشتے نسبی باپ کے اُس کے نسبی بیٹے پر نسب یا مصاہرت کے رو سے حرام ہیں وہ سب رضاعی باپ کے (یعنی مرضعہ کے اُس شوہر کے جس کی صحبت سے دودھ اترا ہو اور وہ اس شیر خوار نے پیا ہے) اُس کے رضاعی بیٹے (یعنی اس شیر خوار) پر حرام ہو جاتے ہیں۔ جتنے[۳] رشتے نسبی بیٹے کے اس کے نسبی ماں باپ پر نسب یا مصاہرت کے رو سے حرام ہوتے ہیں سب شیر خوار کے رضاعی ماں باپ پر حرام ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل پانچ قاعدے قابل فراموش نہیں۔

---

۵ اگرچہ زوجہ غیر موطوئہ ہو ففی الدر وحرم بالمصاہرۃ بنت زوجتہ الموطوئۃ وام زوجتہ وجداتہا مطلقا بمجرد العقد الصحیح وان لم توطأ الزوجۃ لما تقرر ان وطء الامہات یحرم البنات ونکاح البنات یحرم الامہات انتہیٰ لقولہ تعالیٰ وامہات ۔ ۱۲ (سعید احمد)

قاعدہ اول :- شیرخوار پر اس کے رضاعی ماں باپ اور ان دونوں کے جملہ اصول وفروع نسبیہ ورضاعیہ حرام ہوں گے فی الھندیۃ تحرم علی الرضیع ابواہ من الرضاع واصولھما وفروعھما من النسب والرضاع جمیعاً الخ

قاعدہ دوم :- شیرخوار پر اس کے اجداد وجدات رضاعیہ کی اولاد صلبیہ نسبیہ ہو خواہ رضاعیہ حرام ہوگی (مثل نسب کے اولاد بواسطہ حرام نہ ہوگی) یہ قاعدہ تصریحاً تو نہیں دیکھا لیکن یہ قاعدہ قاعدہ کلیہ تحرم من الرضاعۃ ما تحرم من النسب سے مستنبط ہے کہ جب کہ صلبیہ نسبیہ اجداد وجدات نسبیہ حرام ہوتی ہے تو یہ بھی حرام ہوگی۔

جزئیہ مندرجہ ذیل جو کہ عالمگیریہ میں ہے اس سے اس قاعدہ کی تائید ہوتی ہے کہ یہ جزئیہ اس ہی قاعدہ پر مبنی معلوم ہوتا ہے واخو الرجل عمہ واختہ عمتہ واخو المرضعۃ خالہ واختھا خالتہ وکذا فی الجد والجدۃ (ھندیہ) صفہ ۵۹

قاعدہ سوم :- زوج کے اصول وفروع رضاعیہ زوجہ پر اور اصول رضاعیہ زوجہ وفروع رضاعیہ زوجہ موطوئہ زوج پر حرام ہوں گے۔ (یہ قاعدہ بھی مصرحاً نہیں دیکھا ہاں وتثبت حرمۃ المصاھرۃ فی الرضاع (الی) وعلی ھذا القیاس (ہندیہ) سے احقر نے استنباط کیا ہے۔

قاعدہ چہارم :- رضاعی ماں باپ پر اس کے رضاعی بیٹا بیٹی کے جملہ فروع نسبیہ ورضاعیہ حرام ہوں گے یہ قاعدہ جملہ کتب میں مصرح ہے اور ضابطہ بیت (از جانب شیرخوارہ زوجان وفروع) میں بھی مذکور ہے۔

قاعدہ پنجم :- رضاعی باپ کی موطوئہ بھی رضیع پر حرام ہے۔ (فی رد المحتار وھذا المعنی یوجب الحرمۃ فی الرضاع ایضاً حتی لا یجوز لہ (الرضیع ..... ولا موطوأۃ ابیہ (الرضاعی) اھ

تنبیہ :- اصول وفروع نیز اصول وفروع نسبیہ سے تو وہی معنی ہیں جو قرابت نسبی میں بیان کئے لیکن اصول وفروع رضاعی سے مراد وہ اصول وفروع ہیں جو دودھ کے رشتہ سے ہوں

تنبیہ:۔ عالمگیریہ وغیرہ میں حرمت رضاعت کی اتنی صورتیں ذکر کی ہیں (۱) رضاعی ماں باپ اور ان کے اصول و فروع کی حرمت رضیع پر (۲) زوجین وفروع رضیع کی حرمت رضاعی ماں باپ پر اس کے علاوہ اجداد وجدات رضاعہ کے اولاد صلبیہ کی حرمت شیرخوار پر نیز اصول و فروع رضاعیہ زوجین کی حرمت علی الاطلاق جو ہمنے قاعدہ دوم وسوم میں بیان کی اُس کا ذکر ان کتب میں مصرحاً نہیں ملا۔ ہاں قاعدہ حدیث یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب سے یہ مستنبط اور بعض جزئیات منصوصہ کتب فقہیہ سے اس کی تائید ہوتی ہے فلیحقق۔

فروعات

سوال:۔ مرضعہ کے تین قسم کے زوج ہوسکتے ہیں (۱) وہ جس نے مرضعہ سے وطی نہیں کی (۲) وہ جس نے وطی تو کی ہے لیکن اس کا اترا ہوا دودھ رضیع نے نہیں پیا کسی دوسرے کا اُترا ہوا پیا ہے۔ (۳) وہ جس کا اترا دودھ رضیع نے پیا ہے ان تینوں قسموں میں باعتبار حکم حرمت کیا فرق ہے؟۔

جواب:۔ شوہر نے وطی نہیں کی وہ تو سرے سے رضیع پر حرام ہی نہیں ہے جیسے کہ زوج پر اُس کی زوجہ غیر موطوئہ کی فرع نسبی حرام نہیں ہوتی ہے، ایسے ہی فروع رضاعی حرام نہیں ہوگی اور جس شوہر نے وطی تو مرضعہ سے کی ہے لیکن اس کا اُترا ہوا دودھ اس رضیع نے نہیں پیا ہے تو وہ اُس کا شرعاً باپ نہیں قرار پائے گا لیکن صرف رضیع اور فروع رضیع بوجہ اس کی زوجہ موطوئہ کے فروع ہونے کے اسپر حرام ہوں گے اور کوئی حرام نہ ہوگا جیسے زوجہ موطوئہ کے فروع نسبیہ زوج پر حرام ہوتے ہیں اور جس شوہر کا اُترا ہوا دودھ اس رضیع نے پیا ہے وہ چونکہ رضیع کا شرعاً باپ قرار دیا گیا ہے اس لئے مثل نسبی باپ کے ان دونوں میں حرمت پیدا ہوگی

رضی الدین احمد
ضلع مظفرنگر

اس لئے اس قسم کا شوہر اور اُس کے اصول و فروع نسبیہ و رضاعیہ اور اس کے اصول کی اولاد صلبیہ نسبیہ و رضاعیہ رضیع پر حرام ہوگی۔ نیز قاعدہ ۳ و ۴ کی حرمت بھی پیدا ہوگی فی عمدۃ الرعایۃ فلو تزوج امرأۃ ذات لبن ولبنہا بسبب زوج آخر کان لہا قبل ما رضعت بہ صبیا فانہ لا یکون بہ ولدا ابن الرضاع وانما یکون ربیبہ رضاعا ذکرہ الزیلعی انتہی انہ لا یکون بہ ولدا من الرضاع وانما یکون ربیبہ رضاعاً سے التزاماً مفہوم ہوا کہ جس شوہر کا اوترا ہوا دودھ اس رضیع نے نہیں پیا ہے وہ باپ اور یہ ولد تو اس کا نہیں ہوجائیگا جو تمام رشتے حرمت کے جو نسبی باپ اور اُس کی اولادمیں ہوتے ہیں پیدا ہوجائیں لیکن رضیع اس کا ربیب رضاعی ہوجائیگا اس لئے جیسے ربیب نسبی اور اس کے فروع اپنی ماں کے زوج واطی پر حرام ہوتے ہیں غیر واطی پر حرام نہیں ہوتے ہیں ایسے ہی ربیب رضاعی اور اس کے فروع اپنی رضاعی ماں کے زوج واطی پر حرام ہوں گے غیر واطی پر حرام نہ ہوں گے فی العالمگیریہ رجل تزوج امرأۃ ولم تلد منہ قط ثم نزل لہا لبن فارضعت صبیا کان الرضاع من المرأۃ دون زوجہا حتی لا یحرم علی الصبی اولاد ھذا الرجل من غیر ھذہ المرأۃ انتہی اس سے مفہوم ہوا کہ چونکہ اس زوج کا اُترا ہوا دودھ اس شیرخوار نے نہیں پیا ہے اس لئے یہ زوج اس کا باپ نہیں ہوا جو اُسکی اولاد شیرخوار پر حرام ہو (فی العالمگیریہ) بکر لم تتزوج لو نزل لہا لبن فارضعت صبیا صارت اُماً للصبی ویثبت جمیع احکام الرضاع بینہما حتی لو تزوجت البکر رجلا ثم طلقہا قبل الدخول بہا کان لھذا الزوج ان یتزوج الصبیۃ وان طلقہا بعد الدخول لہ یکون لہ ان تزوجہا ایسے ہی ردالمحتار ج ۲ صفحہ ۴۱۹ میں ہے (قولہ ولبن بکر) المراد بہا التی لم تجامع قط بنکاح او سفاح وان کانت العذرۃ زیردہ بکارت ۱۲ سعید احمد) غیر باقیۃ کان التا..................

ایسا ہی خانیہ ج ۱ باب الرضاع صفہ ۱۸۹ میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرضعہ کا وہ شوہر جس نے اس سے وطی کی ہو اس پر تو رضیع حرام ہے اگرچہ اس نے جو دودھ اس مرضعہ کا پیا ہے وہ اس شوہر سے نہ اترا ہو ۱۲ سعید احمد ۱ اور جس نے وطی نہیں کی اُس پر حرام نہیں ۔ ۱۲

سوال:۔ رضیع پر اس کے رضاعی باپ کی زوجہ غیر مرضعہ حرام ہے یا نہ۔

جواب:۔ حرام ہے اس لئے کہ حسب قاعدہ سوم زوج کی فروع رضاعی زوجہ پہ حرام ہوتی ہے۔

سوال:۔ رضیع پر اس کے رضاعی باپ کی وہ اولاد بلا واسطہ و بواسطہ جو اسکی زوجہ غیر مرضعہ کے بطن سے ہو حرام ہے یا نہ۔

جواب:۔ حرام ہے اس لئے کہ وہ اولاد در اولاد جہاں تک نیچے کے درجے کی ہو رضاعی باپ کی فرع نسبی ہے جو کہ حسب قاعدہ اول حرام ہے۔

سوال:۔ زید کی دو بیویاں تھیں ایک ہندہ دوسری کلثوم ان میں سے ہندہ کے بطن سے زید کی ایک لڑکی ہے اس لڑکی کے لڑکے کا نام عمرو ہے اور زید کی صحبت سے جو اس کی زوجہ کلثوم کے دودھ اُترا تھا اُس کا زید کے حقیقی بھتیجے بکر کا پینا تو چند ثقہ مردوں اور عورتوں کی شہادت سے ثابت اور سب کو معلوم و مجزوم اور سب کا مسلم ہے لیکن زید کے نواسے عمرو کا پینا مشکوک و مختلف فیہ ہے۔ جس کا ثبوت صرف ایک عورت کے بیان سے جو کہ ثقہ بھی نہیں ہے ہوتا ہے باقی اس کے علاوہ نہ تو کوئی مرد دودھ پینے کی شہادت دیتا ہے نہ کوئی عورت ایسی صورت میں بکر کا عمرو کی بیٹی کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہ۔

خالد کہتے ہیں کہ صرف ایک عورت کا بیان ثبوت رضاعت کے لئے کافی ہوتا ہے اس لئے بکر اور عمرو دونوں رضاعی بھائی ہوئے جس سے بکر عمرو کی لڑکی کا رضاعی چچا ہوا اس لئے زید کا عمرو کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں ہوگا اور جعفر کہتے ہیں کہ بدون دو مرد

یا ایک مرد دو عورتوں کی شہادت کے رضاعت کا ثبوت نہیں ہوتا ہے اسلئے بکر عمرو کا رضاعی بھائی نہ ہوگا جو عمرو کی لڑکی کا رضاعی چچا ہو اور عمرو کی لڑکی سے بکر کا نکاح ناجائز ہو اس لئے جائز ہے ان دونوں میں سے مذہب حنفی کی بنا پر کس کا قول صحیح ہے بینوا توجروا۔

جواب:۔ اگر یقیناً بھی معلوم و مسلم ہو کہ عمرو نے کلثوم کا دودھ نہیں پیا، تب بھی چونکہ عمرو کی لڑکی بکر کے رضاعی باپ (زید) کے فروع رضاعیہ میں سے ہے اس لئے (بحکم یحرم من الرضاعة مایحرم من النسب کے مثل فروع نسبیہ اب نسبی کے) عمرو کی لڑکی بکر پر حرام (بحرمت ابدیہ رضاعت) ہوگی اور بکر کا نکاح عمرو کی لڑکی سے جائز نہ ہوگا۔

فی رضاع الہندیہ ج ۲ صفحہ ۵۹ یحرم علی الرضیع ابواہ من الرضاع و اصولھما و فروعھما من النسب و الرضاع جمیعا حتی ان المرضعة لو ولدت من ھذا الرجل (ای الذی نزل اللبن بوطئہ ۱۲ سعید احمد) او غیرہ قبل ھذا الارضاع او بعدہ او ارضعت رضیعاً او ولد لھذا الرجل (الذی نزل اللبن بوطئہ) من غیر ھذہ المرأة (المرضعة ۱۲ سعید احمد) قبل ھذا الارضاع او بعدہ او ارضعت امرأة من لبنہ رضیعاً فالکل اخوة الرضیع واخواتہ و اولادھم اولاد اخوتہ و اخواتہ و اخو الرجل (الذی نزل اللبن بوطئہ ۱۲ سعید احمد) عمہ واختہ عمتہ واخو المرضعة خالہ واختھا خالتہ وکذا فی الجد والجدة فقط سعید احمد

مسئلہ:۔ رضاعی باپ کا رضاعی بھائی بھی شیرخوار پر حرام ہے اس لئے کہ رضاعی باپ اور اس کے رضاعی بھائی دونوں کی جو رضاعی ماں ہے اس کا یہ شیرخوار فرع بواسطہ ہے اور فروع رضاعی ماں کے بقاعدہ اول حرام ہوتے ہیں، اس لئے رضاعی باپ کا رضاعی بھائی بھی شیرخوار پر حرام ہے (جیسا کہ عالمگیریہ میں ہے او ارضعت امرأة من لبنہ رضیعاً فالکل اخوة الرضیع واخوتہ والادھم اولاد اخواتہ) اور اصل وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ شیرخوار اپنے رضاعی باپ کے رضاعی بھائی کی رضاعی ماں کے فروع

محمد شہزاد کیرانوی دین کی باتیں 8755602256

ہیں سے ہے اس لئے بقاعدہ اولیٰ یہ شیرخوار اپنے رضاعی بھائی پر حرام ہوگا۔

فروعات منصوصہ و مستنبطہ

رضیع پر رضاعی ماں و باپ اور ان دونوں کے اصول و فروع نسبیہ و رضاعیہ حرام ہوں گے یہاں تک کہ مرضعہ کی نسبی اولاد خواہ رضیع کے رضاعی باپ سے ہو یا کسی دوسرے مرد سے ارضاع کے قبل کی ہو یا بعد کی رضیع پر حرام ہوگی، ایسے ہی مرضعہ نے جس کو دودھ پلایا ہو وہ بھی اس شیرخوار پر حرام ہوگی ایسے ہی شیرخوار کے رضاعی باپ کی وہ اولاد جو کہ اس شیرخوار کی مرضعہ کے علاوہ عورت سے ہو وہ بھی شیرخوار پر حرام ہوگی خواہ وہ اولاد اس شیرخوار سے پہلے کی ہو یا بعد کی۔ ایسے ہی اس شیرخوار کے رضاعی باپ کا دودھ اس کی مرضعہ کے علاوہ عورت کے پستان میں جو اترا ہو اس کو جو پئے گا وہ بھی شیرخوار پر حرام ہو جائے گا اور ان سب مذکورہ دودھ بہنوں، بھائیوں کی اولاد ان کی بھانجیاں بھتیجیاں، بھانجے، بھتیجے ہونے کی وجہ سے ان پر حرام ہوں گے اور شیرخوار کے رضاعی باپ کا بھائی شیرخوار کا چچا اور اس کی بہن شیرخوار کی پھوپی ہونے سے شیرخوار پر حرام ہوگی۔ ایسے ہی مرضعہ کا بھائی شیرخوار کا ماموں اور اس کی بہن شیرخوار کی خالہ ہونے سے حرام ہوں گے اور ایسے ہی رضاعی باپ و ماں کی جد و جدہ شیرخوار پر حرام ہوں گے۔ عالمگیری صفحہ ۵۵

فروعات مشکوکہ رضاعت

(۱) شیرخوار پر شیردہ کی اولاد اور اولاد در اولاد حرام ہے پس کلو پر امیر احمد و نظیر احمد و جمیل احمد (پسران مرضعہ کلو) کی بیٹیاں حرام ہیں۔

(۲) شیرخوار کی بیٹی شیردہ کے بیٹے نسبی پر حرام نہیں پس کلو کی بیٹی امیر و نظیر و جمیل پر حرام نہیں۔

(۳) شیرخوار کی بیٹی شیردہ کے بیٹے رضاعی پر حرام، پس کلو کی بیٹی کاظم پر اور کاظم کی بیٹی کلو پر حرام ہے۔

فروعات بر فروعات مشکوکہ

(۱) کلو نے والدہ عبدالرحیم کا دودھ پیا ہے اس لئے کلو پر عبدالرحیم کی اولاد حرام نہیں ہے لیکن عبدالرحیم پر کلو کی اولاد حرام نہیں ہے۔

(۲) کلو نے والدہ عبدالرحمٰن کا دودھ پیا ہے اور کلو و عبدالرحمن دونوں نے زوجہ عم کلو کا دودھ پیا ہے اس لئے کلو کی بیٹی عبدالرحمٰن پر اور عبدالرحمن کی بیٹی کلو پر حرام ہے، اور چونکہ عبدالرحیم نے زوجہ عم کلو کا دودھ نہیں پیا ہے اس لئے کلو کی بیٹی عبدالرحیم پر حرام نہیں۔

امداد الفتاوی جلد دوم صفہ ۱۵ میں ہے۔

سوال:۔ زید نے اپنی بہن حقیقی ہندہ کا دودھ مدت رضاعۃ میں پیا ہے اب زید چاہتا ہے کہ اپنی لڑکی کا عقد ہندہ کے لڑکے کے ساتھ کرے اور یہ لڑکا ہندہ کا جس کے ساتھ زید اپنی لڑکی کا عقد کرنا چاہتا ہے، ہندہ کا وہ لڑکا نہیں جس کے ساتھ زید نے مل کر ہندہ کا دودھ پیا ہے بلکہ ہندہ کا یہ دوسرا لڑکا ہے تو یہ نکاح شرعاً کیسا ہے؟

الجواب:۔ ہندہ کا یہ لڑکا اس زید کی لڑکی کا رضاعی چچا ہے اور مثل حقیقی چچا کے حرام ہے، لہٰذا یہ نکاح حرام ہے اور زید کے ساتھ دودھ پینے نہ پینے کو اس میں کچھ دخل نہیں۔

احقر سعید احمد کہتا ہے کہ

اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ ہندہ کے اس لڑکے نے اپنی ماں ہندہ کا دودھ پیا ہو، اس صورت میں تو زید کی لڑکی اُس پر حرام ہے دوسری صورت یہ ہے کہ ہندہ کے

اس لڑکے نے اپنی ماں ہندہ کا دودھ نہ پیا ہو اس صورت میں زید کی لڑکی اس پر حرام نہیں ہے، واللہ اعلم ۱۲ (سعید احمد)

مجموعۃ الفتاویٰ مولانا عبد الحی جلد ۳ صفہ ۸۵ میں ہے

سوال :۔ زید شیر خواہر خود با یام رضاعت نوشید حالا نکاح پسر زید با دختر ہمیں مرضعہ درست ست یا نہ۔

جواب :۔ درست نیست زیرا چہ ایں دختر عمہ پسر زید ست فی مختصر قدوری ویحرم من الرضاع ما یحرم من النسب انتہی

احقر سعید احمد کہتا ہے

اس میں بھی دو شقیں مذکورہ حلت و حرمت ہیں کہ اگر اس دختر نے اپنی والدہ کا دودھ پیا ہے تو نکاح ناجائز ہے نہیں پیا تو جائز ہے۔

تتمہ ثانیہ فتاوی امدادیہ جلد ثانی صفہ ۹۶ میں ہے

سوال :۔ میرے ماموں صاحب نے میری والدہ کا یعنی اپنی ہمشیرہ کا دودھ پیا ہے تو ان ماموں صاحب کی صاحبزادی سے میرا نکاح جائز ہے یا نہیں ؟۔

جواب :۔ نہیں کیونکہ آپ اس لڑکی کے عم رضاعی ہیں۔

احقر سعید احمد کہتا ہے کہ

اس میں دونوں شقیں مذکورہ حلت و حرمت کی ہیں کہ اگر اس سائل نے اپنی والدہ کا دودھ پیا ہے جیسا کہ سوال سے متبادر ہے تو نکاح جائز نہیں ورنہ جائز ہے

حرمت عارضی (اس کی بارہ صورتیں ہیں)

(۱) محارم زن یعنی جو دو عورتیں ایسی ہوں کہ ان میں سے جس کو مرد فرض کیا جائے اس پر دوسری حرام ہو (جیسے خالہ۔ بھانجی۔ پھوپی، بھتیجی، دو بہنیں) تو ان دونوں کو کسی

محمد شہزاد کیرانوی دین کی باتیں 8755602256

ایک مرد کے نکاح میں یا عدت میں جمع کرنا حرام ہے، مثلاً اگر ایک زید کے نکاح میں ہے یا زید نے طلاق دیدی اس کی عدت میں ہے تو دوسری سے نکاح کرنا جائز نہ ہوگا، ہاں جب نکاح و عدت دونوں سے پہلی نکل جائے تب دوسری سے نکاح کرنا جائز ہوگا۔

(۲) جسے تین طلاقیں دینی ہوں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح کرکے بعد وطی طلاق نہ پائے حلال نہیں ہوتی۔

(۳) ملاعنہ یعنی مرد نے عورت پر زنا کا اتہام لگایا اور گواہ نہ تھے قاضی دونوں سے اس طرح سے قسمیں لیں کہ مرد نے کہا میں اپنے دعوے میں سچا ہوں اور اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت اور عورت نے کہا یہ دعوی میں جھوٹا ہے اور اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کی لعنت پھر قاضی دونوں میں جدائی کرادے ابو یوسف کے نزدیک پھر یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے کبھی بھی ان میں نکاح حلال نہیں ہوسکتا اور ابو حنیفہ و محمد کے نزدیک اگر تلاعن کے بعد عورت زنا کرے یا مرد کہے کہ میں نے بہتان لگایا تھا اور غلط بیان کیا تھا اسے حد لگائی جائیگی اور نکاح دوبارہ کرنا حلال ہوجائے گا۔

(۴) منکوحہ غیر جب تک طلاق نہ پا جائے۔

(۵) معتدہ غیر۔ جب تک عدت نہ گذر جائے۔

(۶) مرد کافر کتابی ہو یا مشرک جب تک مسلمان نہ ہوجائے۔

(۷) عورت مشرکہ جب تک مسلمان نہ ہوجائے۔

(۸) عورت مرتدہ۔

(۹) جس کے نکاح یا عدت میں چار عورتیں ہوں اسپر پانچویں حرام ہے جبتک ایک کو طلاق نہ دے اور وہ عدت سے نہ نکل جائے۔

محمد شہزاد کیرانوی دین کی باتیں 8755602256

(۱۰) جس کے نکاح یا عدت میں آزاد عورت موجود ہو وہ کسی لونڈی سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک یہ آزاد نکاح وعدت سے باہر نہ ہو جائے۔

(۱۱) عورت اپنے غلام سے نکاح نہیں کر سکتی جب تک وہ اس کی ملک سے باہر نہ ہو جائے۔

(۱۲) مرد اپنی لونڈی سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک یہ لونڈی اس کے ملک سے باہر نہ ہو جائے۔

قال الشامی رحمہ اللہ فی رد المحتار ج ۲ صفحہ ۲۷۷

انواع تحریم النکاح سبع   قرابۃ[۱] ملک[۲] رضاع[۳] جمع[۴]
کذاک شرک[۵] نسبۃ المصاہرۃ   وامۃ[۶] عن حرۃ موخرۃ
وزید خمسۃ اتتک بالبیان   تطلیقۃ[۸] لہا ثلاثا واللعان[۹]
تعلق[۱۰] بحق غیر من نکاح   او عدۃ خنونۃ[۱۱] بلا اتضاح
واخر الکل اختلاف[۱۲] الجنس   کالجن والمائی لنوع الانس

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم وحکمہ احکم

حرر ہذہ الرسالۃ المسماۃ بالقول الجازم فی بیان المحارم الراجی عفو ربہ الصمد سعید احمد عفا عنہ اللہ الاحد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد

۵ ای امۃ موخرۃ عن حرۃ

ہر علم وفن کی دینی کتابیں و قرآن مجید عکسی مترجم وغیر مترجم ملنے کا پتہ:- مکتبہ نشر القرآن دیوبند ضلع سہارنپور